هو الغنی

اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ

مسدس در بیان حالات غزوہ بدر و سراپاے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خورشید بدر

۱۳۲۶ھ

تصنیف خورشید سپہر سخنوری جناب مولوی محمد نور الحسن صاحب نیر بی اے ال ال بی
وکیل مولف کلیات محسن بہ تحشیہ جناب مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے
ال ال بی وکیل برادر خورد مصنف زیور طبع آراست

در مطبع عام مفید آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صاحب طبع شد

طبع اول (۵۰۰)

قیمت فی جلد ۸/
چار جلد کے خریدار سے قیمت نصف

۱۹۱۰ء

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی

یارب مجھے عشق رخ پیغمبر دے — نیرؔ ذرہ ہے مہر انور کر دے
کر نقش نگین دل پہ اللہ اللہ — ہر نقش میں پھر نام محمدؐ بھر دے

تصویر میرے دل میں کھنچی لامکان کی ہے — پامال طبع پاک زمین آسمان کی ہے
سبزہ کی ہر روش پہ ادا کہکشان کی ہے — اللہ اکبر آج یہ زینت کہاں کی ہے

کسکا ہے جلوہ آنکھ میں کیوں دل میں جوش ہے
نیرؔ تم اور نعت نبیؐ تم کو ہوش ہے

آئی ہے آج رات عجب آن بان سے — سہرا ہے جاوہ میں مہ درخشان کی شان سے
ظلمت کا نام مٹ گیا سارے جہان سے — اتری زمین پہ رحمت حق آسمان سے

مشتاق کو یہ شب ملی عزت تو دیکھئے
لیلیٰ ہے گھر میں قیس کے قسمت تو دیکھئے

یہ رات ہے کہ دیدۂ مازاغ کی ضیا
واللیل پر ہے سورۂ والفجر حاشیا
طوطی سوادِ طور کا یا بولتا ہوا
لکھا ہوا ہے یا شبِ معراج کا پتا
نازل زمین پہ قدرتِ پروردگار ہے
کیسی خزان یہان تو ہمیشہ بہار ہے

گلدستے حلقہ کرتے ہین یہ فیضِ عام ہے
آئینہ کشف کیلیے عالیمقام ہے
ذکرِ خفی کہ بادِ صبا خوشخرام ہے
نشہ سا چھا گیا ہے سبو ہے نہ جام ہے
پتون کا جھومنے سے عجب حال ہو گیا
کوئی تڑپ رہا ہے کوئی گر کے سو گیا

شجرے کے گلون کا یہ ادنی کمال ہے
سایہ مین باغِ قدس کے طوبیٰ نہال ہے
ہر پھول اپنے رنگ مین شاہِ جمال ہے
لالے کا پھول رنگ مین لالون کا لال ہے
خورشید اس چمن کا اگر شب چراغ ہو
پھر کیا عجب جو عرش پر اوسکا دماغ ہو

سروِ چمن تشکلِ علم سرفراز ہے
بلبل نیازمند گل بے نیاز ہے
منہدی[۱] کی ہر روش صفِ اہلِ نماز ہے
سنبل شبیہِ حضرتِ گیسو دراز ہے
لالہ ہے سر بکف کہ جو موقع ذرا ملے
یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین جا ملے

قمری نے کیا اذان پڑھی مینارِ سرو پر
اوٹھی وضو کو موجِ لبِ جو بچشمِ تر
ہر شاخِ نخل بہرِ دعا ہے جھکاے سر
سبزہ نے جا نماز بچھا دی ادہر اودہر

؎۱ عشا کے وقت لشکر اسلام بدر مین پہونچا تھا اسوجہ سے نماز کیطرف اشارہ کیا گیا ہے ۱۲

نازو نیاز کی وہ جماعت بپا ہوئی
بلبل کی کیون قضا ہو جو گل کی ادا ہوئی

اللہ آج دشت مین کسکا ظہور ہے
صدقہ ہو مہر بدر پہ چھایا وہ نور ہے
ذرّہ کی ہر چمک مین نہان برق طور ہے
یہ نور ہے کہ شان خدائے غفور ہے

آنکھین بچھائین بدر نے فرش زمین بنا
ہر گوشہ اوس زمین کا عرش برین بنا

باد صبا نے لیا لشکر کا جائزہ
ہے یہ رجز سپاہ ریاحین کی بر ملا
پھولون کو ہو رہی ہین نئی وردیان عطا
ہستی مٹا ہی جسنے اوسیکو ملی بقا

جو داغ کہائے اوسکو رضا سے صبر ملے
لالہ شہید ہو تو حیات ابد ملے

ڈوبا ہوا ہے خون مین نیلوفر جری
چنپا کو ہے گلاب سے دعوائے ہمسری
دکہلا رہا ہے جوم کے شان سپہگری
آپس مین ہو نہ جائے کہین جنگ زرگری

نرگس طلایہ پہرتی ہے بیدار کیون نہو
نیند اوڑ گئی ہے آنکھون سے بیمار کیون نہو

برج اسد ہے برسر پیکار کس لیے
ہے قوس سے کمان نمودار کس لیے
جوزا کمر سے باندہی ہے تلوار کس لیے
کیوان [۱۵] کی ٹوٹی جاتی ہے زنار کس لیے

عقرب کا نیش نیزۂ خارا شکن ہے کیون
مریخ کی زبان پہ بکش اور بزن ہے کیون

[۱۵] کیوان ہندوی فلک۔

کیا وجہ آج بدر کی راس آب و تاب کی
فکر رسا نقاب اولٹ دے حجاب کی
کیون چاندنی ہوئی ہے کرن آفتاب کی
آمد یہان ہے کس شہ عالیجناب کی

سرتاج کون بدر مین لشکر کے ساتھ ہے
اقبال ہمرکاب ظفر جسکے ہاتھ ہے

نعت و حُلیہ مبارک

محتاج اوسکو شوق مین حاجت روا کہین
پابند شرع یون تو حبیب خدا کہین
ہمسے گناہگار شفیع الوریٰ کہین
وارفتگی بڑھے تو خدا جانے کیا کہین

توحید مین شریک کوئی دوسرا نہین
لیکن خدا حبیب خدا سے جدا نہین

خلق عظیم لطف خدا شاہ دوسرا
فانوس و شمع و شعلۂ شمع خدا نما
نور حدوث ماہ قدم مہر کبریا
فخر رسل حبیب خدا شاہ انبیا

حسن بیان کو خاص شرف ہے قبول کا
آنکھون مین پھر رہا ہے سراپا رسول کا

قد جسکا معجزہ ہے بلندی میانہ ہے
رنگ سپید و سرخ پہ مائل زمانہ ہے
اسکی شبیہ کوئی نہوگا ہوا نہ ہے
ذکر جمال حضرت یوسف فسانہ ہے

سایہ کا راز کھل گیا اہل نظر پہ ہے
امت کا چتر بنگیا امت کے سر پہ ہے

اوس سر کا جب ہے اوج سمایا خیال مین
میرا خیال بڑھ گیا حد سے کمال مین

وسعت کہان احاطۂ ما قیل و قال مین — فکر رسا کسیکی جولاے مثال مین

سجدہ اوسیکا حق کو کچھ ایسا پسند تہا
دیکہا تو لاکہہ سر مین وہی سربلند تہا

گیسوے پاک مین رخ انور سے جو بہم — واللیل اردگرد ہے والفجر کے رقم [1]
دہوکر مریض پی لے تو پہر دیکہیے کرم — کامل شفا نصیب ہو ہو لے غم و الم

دل دیکہتے ہی کاکل پیچان سنبہل گیا
نیّر کی مغفرت مین جو بل تہا نکل گیا

تصویر بے مثال ہے چہرہ حضورؐ کا — نقشہ جما ہوا ہے یہان شمع طور کا
خیرہ نگاہ ہوتی ہے عالم ہے نور کا — کچھ نشہ چھا گیا ہے شراب طہور کا

آئینہ جمال الٰہی ہے روبرو
لا یمکن الثناء کما کان حقہ

شوق سجود مین نئے انداز کا ہے راز — سرتا بپا جبین ہے وہ محبوب بے نیاز
ابہری ہوی کشادہ جبین شہ حجاز — ابرو مین خم وہ ہے کہ مہ نو کو جس پہ ناز

مصحف چہرہ رخ کے ہے یہ ہلالین کی بہار
یا مطلع جبین سے ہین دو چاند آشکار

پتلی سیاہ ڈورے سپیدی مین لال لال — آنکھین بنی ہین امت مرحوم کی مثال
جیسے سیاہ ہے کار ن کا پتلی مین ہے جمال — بیناؤن کا رنگ سپیدی مین ہے کمال

چہائی شفق ہے آنکہ مین خون شہید کی

[1] معجزہ گیسوے مبارک ہے ۱۲

الله کیا رسائی ہے مشتاق دید کی

حضرتؐ کی ہر نگاہ ہے بندوں کی دلنواز
امت کے فرد فرد کو ہو کیوں نہ اوس پہ ناز
ہمدرد بیکسوں کی غریبوں کی چارہ ساز
آنکھوں میں رکھ کے کر دیا عالم سے بے نیاز

عرش بریں گئی کبھی سوئے زمیں پھری
پھرتی رہی جہان میں ہمسے نہیں پھری

پلکیں دراز گوش مبارک ہیں دل پسند
رخسار سے نرم نرم تو نازک ہیں جوڑ بند
مطلع شعاع نور کی ہے بینی بلند
باتیں ہیں معجزہ تو دہن حق کی چشمہ بند

تصویر خامشی میں ہے راز و نیاز کی
ہنسنے میں اک کلی ہے گل نیم باز کی

فائق بسورۂ کی منادی زبان ہے
اللہ کا کلام ہی اوس کا بیان ہے
کتنا وسیع رحمت عالم کا خوان ہے
بندہ لسان غیب[۱] حق تیری شان ہے

سحر حلال ہے کہیں آیت شفا کی ہے
گویا زبان کا ہے کو رحمی خدا کی ہے

دندان و لب کے عکس سے گوہر کا یہ وقار
ریش مبارک ایسی بھری اور پر بہار
دُرّ عدن کوئی تو کوئی لعل شا ہوا
ہے جسکے بال بال پہ امت کی جان نثار

موزونی و تناسب اعضا کا روپ ہے
گرمی کی چاندنی ہے تو جاڑے کی دھوپ ہے

فوارہ نور کا ہے کہ گردن حضورؐ کی
ڈھالی ہوئی خدا کی صراحی بلور کی

[۱] لسان غیب خطاب حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۱۲

رنگت جھلک رہی ہے شراب طہور کی
کھلتی ہے دیکھنے سے حقیقت سرور کی

وحدت کا جام ہمنے چھلکتے نہیں سُنا
عرفان کا مے پرست بہکتے نہیں سُنا

٢٣ شانون پہ کیجے تو ذرا غور سے نگاہ
کھل جائے صاف راز حقیقت خدا گواہ
گردن اشارہ نفی کا ہے یعنی لا آلہ
اللہ دوش پاک کا طغرا ہے واہ واہ

ڈوبا خدا کے رنگ مین قد مصطفےٰ کا ہے
تصویر ہے رسول کی نقشہ خدا کا ہے

٢٤ لکھا جاہے سند تھی نیابت کیواسطے
درکار تھا سفینہ شہادت کیواسطے
خاتم بنی نگین رسالت کے واسطے
سر تاج کردیا ہے شفاعت کیواسطے

محمود کا مقام ہی اوس کا سریر ہے
شاہون کا شاہ اور خدا کا وزیر ہے

٢٥ سینہ کی شرح متن مین قرآن کے ہے کمال
ادبھرا ہوا کشادہ ہے خوبی مین بیمثال
ادسمین بھرے ہین کوٹ کے اسرار ذوالجلال
امت کیواسطے جو ہوا شق بڑا ہے بال

اوس خط مین کس لئے نہ تجلی ہو طور کی
یہ بھی تو ایک موج ہے دریاے نور کی

ہمواری شکم پہ لطافت نثار ہے
اور پشت پاک اوٹھائے نبوت کا بار ہے
پر زور بازوؤن سے نمایان وقار ہے
چوڑی کلایون سے کھلا اقتدار ہے

ہاتھون مین نقد رحمت رب جلیل ہے
بخشش نے فیض عام کی رکھی سبیل ہے

ہاتھون کی انگلیون مین وہ ماء الحیات ہے
تشبیہ کا ہے قبل ید بیضا جو بات ہے
ف۱
جس سے حدیبیہ مین بھی جاری فرات ہے
پنج آیت انکو کہئے تو ہان ایک بات ہے

دیکھو نصیب چاند کا کچھ کہہ کے سوگیا
انگلی ادہر ہلی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا

قلب اوسکا رحمتی وسعت کا مقام تہا
رحمت کی صاف راہ خدا جسکی انتہا
ف۲
رب اور غیر رب کے ملانے کا سلسلہ
ہے لامکان بھی جسکے لئے ایک مرحلا

ایمان کی تو یہ ہے کہ وہ حق کی شان ہے
حق اوسمین جلوہ گر ہے وہ حق کا مکان ہے

دہنسنے لگا زمین مین جو قارون بدصفات
موسیٰ نے جز خذیہ نہ کی اور کوئی بات
ف۳
رو کر ہوا کلیم سے وہ طالب نجات
ہوتے جو اس مقام پہ سرور کائنات

دکھلاتے وہ کرشمے دل دردمند سے
قارون کو بھی نجات ہی ملتی گزند سے

کہتے ہین جب کہ ا تہ ہوا سور و عتاب
دریا کرم کا جوش مین آیا بے تاب
کرنے لگا تضرع و زاری باضطراب
فرمائی وہ دعا جو ہوئی دم مین مستجاب

دشمن سے بھی یہ حال تہا شان کریم کا
اب فرق کہل رہا ہے کلیم و رحیم کا

آنکہون سے وہ لگاتے قدم مصطفےٰ کے ہین
اللہم سے یہ شہ دوسرا کے ہین
جو آستانہ نعلین اصحاب علی کے ہین
نقش قدم جمے ہوئے گہر مین خدا کے ہین

نعلین پاک تاج ہین انوار و نور کے

ف۱ بمقام حدیبیہ آنحضرت کی انگلیون سے پانی جاری ہوا جس سے تمام لشکر سیراب ہو گیا تھا شیر سے تشبیہ مین معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے ف۲ انا رحمتی وسعت کل شئی -

ف۳ قارون ایمان نہ لایا تھا اور حضرت موسیٰ کا منکر تھا تب آپ نے حکم کیا یا ارض خذیہ یا ارض خذیہ یہانتک کہ وہ زمین مین دھنس گیا ۱۲

مشتاق ہم نہیں ہیں ۵۱ رہے اب کوہ طور کے

ہمراہ ۳۵ لیکے لشکر اسلام باصفا | وارد ہوا ہے بدر مین سردار انبیا
مقصد یہ ہے کہ مدینہ مین واقع نہو وغا | کفار سے جو ہو تو ہو باہم مقابلا

زیب قلم ہے جیش ۳۱۳ کا احوال مختصر
میدان کارزار کی پھر لیجیے ۵۲ خبر

صدیق ۳۸ باکمال رضا جوے ذوالجلال | ۵۳ | دہرا شرف کہ باپ صحابی صحابی آل
جسکے کرم کے بندہ آزاد تھے بلال | راہ خدا مین وقف کیے دل ہی جان و مال

اتقے دیا خطاب شہ ذوالجلال نے
صدیق کر دیا اوسے صدق مقال نے

فاروق ۳۸ رازدار رفیق شہ انام | روح سیاست مدن وجوہر نظام
صبح بہار رونق ایران و مصر و شام | ہے کشور عراق کے سکّے مین جسکا نام

ہر بات اوسکی باب شرف مین قبول ہے
ایمان ۵۴ اوسکا نازدعاے رسول ہے

عثمان ۳۸ تاجدار غنی النفس الغنی | ۵۵ | یا سلسبیل رحمت حق ینبع سخا
ضرب المثل ہے جو دین وہ صاحب عطا | اوس سے زمین لیکے بڑھا خانۂ خدا

دوری ہوی مخل نہ شرف مین نہ قدر مین

۵۱ خاکسار انوار الحسن و مولوی نور الحسن مصنف ۱۲ ۵۲ جیش کے عدد ۳۱۳ ہین اور لشکر اسلام کی تعداد بھی یہی تھی ۱۲

۵۳ مشکوۃ شریف جلد رابع ترجمہ فارسی شاہ عبدالحق دہلوی صفحہ ۶۰۹ مطبوعہ کلکتہ مین عبارت ذیل لکھی ہے "ذوالخلال لقب ابوبکر است چون تمام مال حضرت راہ خدا کرد و خرقہ پوشید۔ دیجاے تکمہ با خلال ما خلا نیدہ"۔ رضاجوے ذوالجلال سے اشارہ ہے بقول حضرت صدیق اکبر انا عن ربی راض دوسرے شعر مین اشارہ ہے حدیث نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابو بکر۔ اتقے سے اشارہ ہے آیت سیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی کا ۵۴ اشارہ ہے دعاے آنحضرت کیطرف اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ہشام (ابو جہل) او بعمر بن الخطاب

۵۵ مشکوۃ شریف باب مناقب عثمان رض مین ہے کہ حضرت عثمان رض نے بیر رومہ کفار سے خرید کر کے مسلمانوں کو وقف کر دیا اور مسجد نبوی تنگ تھی اوسکی زمین خرید کے اوسکا اضافہ کر دیا حضرت عثمان حسب الحکم جناب سرور عالم کے شریک غزوہ بدر نہیں ہوے تھے لیکن آپکا شمار اصحاب بدر مین کیا گیا ۱۲

حاضر نہ تھا شمار ہوا اہل بدر مین

مشکل کشا علیؑ ید بیضائے مصطفیٰ ۔ ف۱ ۔ ہارون مثال خضر طریقت مرشد ہدا
شرح شریعت و در اسرار باصفا ۔ جس سے سدا بہار ہے گلزار اولیا

فیض نبیؐ سے فاتح خیبر خطاب ہے
جو بات ہے خدا کی قسم لاجواب ہے

لشکر کا ہر جوان ہے شجاعت مین منتخب ۔ سینہ سپر کوئی کوئی سیف خدا لقب
ختم فمی بشوق مین مصروف سب کے سب ۔ ف۲ ۔ کھیلے تھے جان پر کہ ہو حاصل رضائے رب

حکم رسول پاک پہ ہمت کیے ہوے
تلوارین ساتھ فرشتے لیے ہوے

احسان کا طراز ولا ہوے مہر و ماہ سے ۔ سیکھے چلن نیاز کے سب گرد راہ سے
ہمت بلند اونکی غریبون کی آہ سے ۔ دل سب کے لیگا سے تھے فضل الٰہ سے

تھوڑی بہت سبھی کو تھی صحبت رسولؐ کی
ہر ایک پنکھڑی تھا اوسی ایک پھول کی

کشتی پہ تھی شریعت اسلام کی سوار ۔ بحر طریقت اونکے لیئے راہ خوشگوار
پاتے تھے وہ صدف کو حقیقت کے ہو کے پار ۔ ہاتھ آتے معرفت کے گہرہاے آبدار

توحید باغ تھا تو وہ سب پھول تھے
خوشبو مین وہ مہک کہ فنافی الرسولؐ تھے

چہرون پہ اونکے رعب جلالت یہ چھا رہا ۔ دیکھے جو اونکو شیر تو زہرہ ہو آب آب

ف۱ اس بند مین تین حدیثون کی طرف اشارہ ہے (۱) انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ۲۔ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ۳۔ انا دار الحکمۃ و علی بابہا ۱۲ ف۲ ختم فمی بشوق قرآن شریف کے ختم کا طریقہ ہے ۔ فمی بشوق کا ہر حرف ایک منزل کا اشارہ ہے یعنی فاتحہ مائدہ یونس بنی اسرائیل شعراء والصافات ق یہ ختم اکثر صحابہ کا معمول تھا ۱۲

جرأت مین بے مثال شجاعت مین انتخاب ۔ تعداد کی کمی سے نہین اونکو اضطراب

ہمت کا سیل رک نہین سکتا ہی بند سے
آزاد ہی رکا ہے کہین وعظ و پند سے

با حکم غازیان مسافر ہوے مقیم ۔ ۵۱ ۔ اوس جا کہ جس کو عدوۂ دنیا کہے کریم
خوف خدا بشارت حق سے امید و بیم ۔ پانی کی جو کمی ہوی دل ہوگئے دو نیم

ریتیل زمین عرب کی تھی پانی بھی دور تھا
اوسپر تکان راہ بدن چور چور تھا

پھیلی ہوی تھی چاندنی لیکن اوداس تھی ۔ ۵۲ ۔ پانی کی جستجو مین طبیعت ہراس تھی
تعداد کافرون کی جو نوسو پچاس تھی ۹۵۰ ۔ چہرے سے غازیون کے ہویدا یاس تھی

ڈر تھا نہ بھاگ جائین وہ ہمت کو توڑ کے
پارہ نہ اوڑ چلے کہین آئینہ چھوڑ کے

رحمت نے آکے مژدۂ فرحت سنا دیا ۔ جھونکے وہ آے نیند کے سبکو سلا دیا
دل مین جو اضطراب تھا اوسکو مٹا دیا ۔ اور ما سوا خدا کے جو کچھ تھا بھلا دیا

نشہ ہے نیند کا کہین بڑھکر شراب سے
تسکین بیقرار کو ہوتی ہے خواب سے

دل خستہ ہو کے نیند کے انداز دیکھئے ۔ کیفیت شراب خدا ساز دیکھئے
بیمار پر مسیح کا اعجاز دیکھئے ۔ بیکس کا نامراد کا دمساز دیکھئے

ویران ہے خواب ہی تو دل دردمند کا
آسودگی ادسکے درد مٹا بند بند کا

سلہ ۵۱ اشارہ ہے آیت قرآن پاک کا اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وہم بالعدوۃ القصوی یعنی جب تم قریب مدینہ کے اور کفار قریش دور

۴۸
بیدار خواب سے ہوئے ہمت کے جان نثار — آگے قدم بڑھانے سے تھا جرأت کا ابھار
کس ذرکان راہ کا باقی نہ تھا غبار — پانی کے قحط سے جو رہا تھا کچھ انتشار

ہوتے ہی صبح حق نے اوسے بھی مٹا دیا
جتنا وہ مانگتے تھے کچھ اوس سے سوا دیا

۴۹
ابر کرم نے آتے ہی سیراب کر دیا — اور تشنگی کو آگ پہ سیماب کر دیا
میدان کو رشک مخمل و کمخواب کر دیا — جو دھوپ تھی کڑی اوسے عنقا سا کر دیا

سب پاس حق کو رحمت عالم کے نام کا
صدقہ سب یہ رسول علیہ السلام کا

۵۰
ڈھارس بندھی قدم بھی جمے غازیوں کے جب — ۵۱ — آئی امنگ یہ دل سے نکل کر ثنائے رب
تکبیر احد احد کی ہوئی آشنائے لب — کرنے لگے صفوں کو برابر شہ عرب

صف سے بڑھا سواد تو اوسکو سزا ملی
۵۲
خوش قسمتی سے عرش سے آہ رسا ملی

کی عرض یوں سواد نے اے رحمت کریم — حق کا کوئی شریک نہ تیرا کوئی سہیم
انصاف کا خدا نے بنایا تجھے قسیم — ہیں عدل و داد حصہ میں تیرے خدا علیم

۵۱ قال اللہ تعالیٰ اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم ویثبت بہ الاقدام وہ وقت تھا کہ خدا اپنی طرف سے تمہاری تسکین خاطر کے لئے اونگھ تم پر طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ اوسکے ذریعہ سے تمکو پاک کرے اور شیطانی گندگی کو تم سے دور کرے تاکہ تمہارے دلونکی ڈھارس بندھ جائے اور اوسی پانی کے ذریعہ سے میدان جنگ میں تمہارے پاون جمائے رکھے ۱۲

۵۲ جسوقت آنحضرت صلعم صفیں درست فرماتے تھے سواد بن غزیہ صف سے آگے نکلے تھے آنحضرت صلعم نے لکڑی انکے سینہ پر ماری اور حکم برابر ہونے کا دیا سواد نے قصاص کی استدعا کی۔ یہ واقعہ سیرت ابن ہشام میں ہے ۱۲

ایذا ملی چھڑی سے جو مجھ بیگناہ کو
ہے آرزو قصاص کی اس روسیاہ کو

بند ۵۲ اللہ رے عدالت و انصاف کا علو
کرتے اوٹھا کے کھول دیا صدر مشکبو
سرکار دو جہان نے سُنی جب یہ آرزو
عرش خدا کو کردیا سائل کے روبرو

فرمایا پھر اشارہ سے لے جلد انتقام
آغاز جنگ بدر کا کرنا ہے انصرام

بند ۵۳ ذوق نگہ کو لذت دیدار مل گئی
راہ نجات پھر گنہگار مل گئی
سوتے ہوے کو دولت بیدار مل گئی
بندہ کرم ہے جسکا وہ سرکار مل گئی

بے اختیار سینہ کو وہ چومنے لگا
چھائی یہ بیخودی کہ وہیں جھومنے لگا

بند ۵۴ پوچھا گیا سبب تو دیا اوسنے یہ جواب
آئی دم اخیر نظر یہ رہِ صواب
کیا دم کا آسرا کہ جو ہو صورتِ حباب
بوسہ سے جسم پاک کے ہوجاؤں فیضیاب

سچ پوچھیے تو فکر تھی جان و مال کی
ورنہ مری مجال تھی ایسے سوال کی

بند ۵۵ جب کرچکے صفوں کو برابر شہ انام
بوجہل پیش پیش ہے سرگرم اہتمام
دیکھا تو کافروں کا زیادہ ہے ازدحام
لختِ جگر قریش کے حاضر ہیں خاص و عام

لشکر پہ اپنے کفر کو حد درجہ ناز ہے
مغرور کو غرور میں کیا امتیاز ہے

بند ۵۶ خودرائے و خودپسند و شقاوت شعار ہیں
بزم نشاط و عیش میں سب میگسار ہیں
خودسر سیاہکار تبہ روزگار ہیں
گھوڑے پہ باہوا و ہوس کے سوار ہیں

آنکھوں میں چہا رہا ہے عجب طرح کا غبار
جو تین سو ہیں وہ نظر آتے ہیں دو ہزار[۵۱]

آمادہ جنگ پر ہیں مگر ہمتیں ہیں پست
افسردہ یا خمار میں ہو شب کا مے پرست
جس طرح دل شکستہ کرے کوئی بند و بست
چہائی ہوئی ہر ایک کی آنکھوں میں ہی شکست

کیسی بہادری وہ سپاہی تہے نام کے
تلواریں کہینچتے تہے مگر روک تہام کے

کثرت عدو کی دیکھکے پیدا ہوا تعب
مائل ہوا تضرع و زاری میں پیش رب
۵۲
داخل ہوا عریش میں شاہنشہ عرب
امت میں دل پڑا تہا دعا کے کہلے تہے لب

کیا جانئے اشارہ سے کیا کیا کہا سنا
لیکن زبان حال یہ کہتی تہی مدعا

اے خالق رحیم تو ہی کارساز ہے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا تو ہی سوز و ساز ہے
بندہ نیاز مند ہے تو بے نیاز ہے
تیرے نیاز مند کو تجہی پر ہی ناز ہے

ستر ہزار پردے ہیں یوں تو حجاب کے
چہپتا ہے کون بند کہلے ہیں نقاب کے

دیکہی ہے جب سے کثرت اعدا ہراس ہے
چہرے سے نمازیوں کے نمودار یاس ہے

۵۱ لشکر اسلام کی تعداد بقول روایت صحیح ۳۱۳ تہی اور لشکر کفار قریش قریب ایکہزار کے تہا قرآن شریف کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو مسلمان اپنے سے دونے نظر پڑتے تہے

قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ و اخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین یعنی ان دو گروہوں میں تمہارے سمجھنے کیلئے خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ظاہر ہو چکی ہے (جو بدر کے مقام پر) ایکدوسرے سے گتھ گئے اونمیں سے ایک گروہ راہ خدا میں لڑتا تہا دوسرا گروہ منکروں کا تہا جنکو آنکھوں دیکھتے مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دو چند دکہائی دیرہا تہا ۱۲

۵۲ صحابہ نے آنحضرت کے واسطے ایک بلند مقام پر لکڑی کا سایہ دار مکان تیار کر دیا تھا اوسیکو عریش کہتے ہیں ۱۲

کیسے کہون کہ سیہزم سے آس ہے ۵۱ تعیین وقت کی ہی گھڑی تیرے پاس ہے

صدمے نہ ہم سہین گے غم دل گداز کے
کس طرح ناز اوٹھاے کوی بے نیاز کے

٦١ ڈوبا خدا کی یاد مین سلطان انبیا
صورت مین یار غار کی حاضر ہوی رجا
محویت اسقدر تھی گری دوش سے ردا
چادر اوٹھا کے پھر باادب کی یہ التجا

بس کیجئے حضور ظفر اپنے ہاتھ ہے
وعدہ خدا کا خواہش حضرت کے ساتھ ہے

٦٢ جب ارخصتی سلام کیا اضطراب نے
یہ کہہ دیا اشارہ سے حق کے جواب نے
دل کا غبار دھو دیا چشم پرآب نے
فرمایا یون جناب رسالتمآب نے

امداد غیب بھیجی ہے رب جلیل نے
چہرہ لکھا یا غازیون مین جبرئیل نے

٦٣ پانی پہ چھیڑ چھاڑ کی جب ابتدا ہوی
عتبہ و ولید و شیبہ کو حسرت سوا ہوی
۵۲ اسود کی نذر تیغ قضا سے ادا ہوی
ہل من مبارز کی صدا برصدا ہوی

انصار جان نثار جو نکلے ملا جواب

---

۵۱ یہ سیپارہ جزو [illegible] کا ہے۔ آنحضرتؐ کو فتح کے متعلق بشارت ہو چکی تھی کہ سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنی کہ جماعت اہل مکہ ہزیمت کھائیگی اور پیٹھ پھیرے گی۔ آنحضرتؐ خدا تعالیٰ کی شان بے نیازی سے ڈرتے تھے اور خوف یہ تھا کہ اگرچہ بشارت فتح اسطرح ہوئی ہے جس سے قیاس ہوتا ہے کہ غزوہ بدر کی فتح کا اشارہ ہے لیکن یہ تو خدا ہی کو علم ہے کہ جس وقت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ بدر کی لڑائی ہے یا کوئی اور ۱۲

۵۲ لشکر اسلام نے ایک حوض میں پانی جمع کر لیا تھا اسود مخزومی کفار قریش سے یہ قسم کھا کر نکلا کہ یا تو حوض کو منہدم کر دونگا ورنہ اپنی جان دونگا۔ جب وہ اس ارادہ سے حوض کو خراب کرنے لگا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلبؓ نے اوسکو قتل کیا۔ اس واقعہ کو دیکھکر عتبہ ولید و شیبہ سرداران قریش نے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے انصار اونکے مقابلہ کو نکلے لیکن سرداران قریش نے کہا کہ ہم تو اپنے ہمسر لوگون کو مقابلہ کیواسطے بلاتے ہین۔ سیرت ابن ہشام۔

بھیجو ہمارے بھائیوں کو جنگ میں شتاب

۶۴ نکلے وہ جو تھے گوہر مقصود گفتگو
شیر رسول و شیر خدا اجل شانہ
جان باز جان نثار شہادت کی آبرو
اور حضرت عبیدہؓ خوش رنگ و مشکبو ۵۱
شیروں نے لحظہ بھر مین حریفون کو دی شکست
زخمی ہوا کوئی تو کیا اوسکا بندوبست

۶۵ عتبہ ولید و شیبہ کا تھا قتل دلخراش
گر کر عبیدہؓ ہوگئے تھے صاحب فراش
افسر جو یون مرین تو نہ کیون دل ہو پاش پاش
لیکن قریش کو وہ ہزیمت ملی تھی فاش
اکبار حملہ کردیا فوج شریر نے
تلوارین کھینچ لین نہ دیا کام تیر نے

۶۶ تلوار کافرون پہ چلی ایسی چال سے
چلنے مین تھی بڑھی ہوئی وہم و خیال سے ۵۲
جوشن پہ بند تھی نہ وہ رکتی تھی ڈھال سے
دم لینے مین تھا کاٹ زیادہ ملال سے
سر کٹ رہے تھے وہ نہین چلتی نظر پڑی
تلوار کیا چمک نہ نکلتی نظر پڑی

۶۷ عکاشہؓ نے یہ عرض کی اے شان کردگار
ارشاد یہ ہوا کہ ہو غم سے سوگوار
تلوار میری ٹوٹی ہے ہنگام کارزار
میری چھڑی سے کر تو حریفون پر اپنے وار
فیض نبیؐ سے قبضہ مین تاثیر آگئی

۵۱ حضرت علیؓ کو اسد اللہ اور حضرت حمزہؓ کو اسد رسول اللہ کا خطاب تھا ان دونون نے اپنے حریفون کو قتل کیا اور حضرت عبیدہؓ زخمی ہوئے تو اونکو میدان سے اوٹھا لائے اور اونکے حریف کو بھی قتل کیا حضرت عبیدہؓ کے مزار سے مشک کی خوشبو آتی تھی ۱۲

۵۲ آیات قرآن شریف و احادیث سے ثابت ہو کہ لشکر اسلام کی مدد کیواسطے فرشتے بدر مین حاضر ہوئے اونکو کسی نے لڑتے نہین دیکھا لیکن کفار کے سر کٹ کٹ کر گرتے تھے اور قاتل نظر نہین آتا تھا ۱۲

لکڑی میں خود ہی تیزی شمشیر آ گئی

جب شاہت الوجوہ کا قہر نسان ہوا — ہر ذرہ مشت خاک کا مثل سنان ہوا
تاریک کافروں کی نظر میں جہان ہوا — باغ عناد و جہل میں دور خزان ہوا

حالت بگڑ گئی جو یہیں ویسا رنگ کا
مجبور ہو گئے رہ فرار اختیار کی

مقبول کبریا کی دعا با اثر ہوئی — فوج قریش لمحہ میں زیر و زبر ہوئی
اسلام کو خدا کی مدد سے ظفر ہوئی — روزہ میں کہئے عید کی گویا سحر ہوئی

احسان کیا بیان ہو اک کس کی قدر کا
گھر بن گیا بہشت میں اصحاب بدر کا ۵۱

شکر کامیاب ہوئی اپنی آرزو — آنکھوں میں ہے رسول کی تصویر ہو بہو
لازم ہے کر کے آب خجالت سے اب وضو — با صد حضور قلب کھڑے ہو کے قبلہ رو

پا کر سہارا آپ کا اپنی دعا کے ساتھ
با صد ادب یہ عرض کروں میں اوٹھا کے ہاتھ

اے رفیع الجلال توانا سے ناتوان — اے ناز مفلسان و نیاز تونگران
اے نور آسمان و زمین سر دو جہان — اے راز دار حکمت پوشیدہ و عیان

ذرہ کی تو چمک ہے تو قطرہ کی آب ہے
جس دل میں تو نہیں ہے وہ خانہ خراب ہے

صورت تھی تیری حضرت آدم میں جلوہ گر — ۵۲ — باغ خلیل میں تری خلت کے تھے ثمر

۵۱ قد اطلع الله علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ ۱۲
۵۲ اشارہ ہے آیت ان اللہ خلق آدم علی صورتہ کا ۱۲

تیرے کلام ناز کے موسیٰ ہیں بیا بسر ‏ روح حیات میں دم عیسیٰ کے بال و پر

تیرا کرم جو دہر میں جلوہ نما ہوا
انسان کا بھیس لیکے وہی مصطفیٰ ہوا

رحمان تو ہے اور یہی ہے ترا رحیم ‏ رحمت کو دیکھئے تو دوئی میں ہی ہے قدیم
دوزخ سے کیوں ہو امت احمد کو خوف و بیم ‏ اوسکو تو مل گئی ہے کھلی راہ مستقیم

کیا خوف اوسکو آتش سوز و گداز سے
ہو جسکی لو لگی ہوئی تجھ کارساز سے

خاک اوس دہن میں جسمیں نہو تیری گفتگو ‏ خون ہو وہ دل کہ جسمیں نہو تیری آرزو
ویران ہو وہ دشت نہو جسمیں تیری ہو ‏ وہ باغ ہو خراب نہیں جسمیں تیری بو

جنت ترے فراق میں اک سرد آہ ہے
دوزخ ترے وصال میں ترچھی نگاہ ہے

اے رب کارساز یہ ہے میری التجا ‏ آسان ہو تیری راہ کا ہر ایک مرحلا
شکوہ فلک سے ہو نہ مجھے بخت سے گلا ‏ تیرے حضور کی مجھے جاگیر ہو عطا

وحدت دوئی کے رنگ میں یوں رہ بردہ ہے
آنکھوں میں ہو رسول ترا دل میں تو ہے

تاریخ

کلیاتِ محسن

مولفہ جناب مولوی محمد نور الحسن نیر جسمین مختصر حالات زندگی حضرت محسن مرحوم اور جملہ قصائد مثنویان مسدس غزلین۔ رباعیان۔ قطعات تاریخ معما و نغز فٹ نوٹ مین بعض اشعار مشکل کا حل اور موقع موقع پر آیات واحادیث مع ترجمہ ہین بقیمت علاوہ محصول (ایک روپیہ عمر) سکریٹری صاحب انجمن اخوان الصفا قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ سے مل سکتا ہے

خورشید بدر

یہ تازہ مسدس حضرات ذیل سے مل سکتا ہے۔

(۱) مولوی عبداللہ خان قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

(۲) جناب منشی واحد علی صاحب امین آباد لکھنؤ

(۳) منشی علی احمد صاحب ہردوئی

انوار الحسن وکیل

۱۳۷۳۸

فطر الاشہرہ

نامی پریس کانپور میں محمد رحمت اللہ رعد کے اہتمام سے چھپی

فہرست کتب مؤلفات عالیجناب نواب سید محمد علی حسن خان بہادر

فطرت الاسلام

یہ وہ کتاب ہی جسکی شہرت قبل چھپنے کے اطراف ہندوستان مین پہونچی اور بڑے اشتیاق کے ساتھ اُسکا انتظار کیا جارہا ہی اس کتاب مین قرآن پاک کی آیات اور احادیث صحیحہ اور مستند دلائل سے بڑی جامعیت کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہی کہ مذاہب موجودہ مین مذہب اسلام ہی ایسا مذہب ہی جو بالکل عقل و فطرت کے مطابق ہی اور ہر طرح کی مادّی و روحانی ترقیونکا سرچشمہ ہی اس کتاب کا مطالعہ کرنا ہر ایک مسلمان اور خصوصاً گریجویٹ اور طلباء مدارس انگریزی کو اوقات فرصت مین بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اسکے بلند پایہ مضامین کی ایک مکمل فہرست علیحدہ موجود ہے جس سے اس مفید کتاب کی نوعیت پر روشنی پڑتی ہی یہ کتاب باعتبار چھپائی کے بھی اعلیٰ درجے کی ہی اسکی نسبت اسی قدر کہنا کافی ہی کہ یہ نامور مطبع نامی پریس کانپور مین باہتمام جناب منشی محمد رحمت اللہ صاحب رعد طبع ہوئی ہے قیمت۔

نسخہ مجلد کاغذ درجہ اعلیٰ .... سے

نسخہ غیر مجلد کاغذ درجہ اعلیٰ .... عار/ ۱۲

نسخہ غیر مجلد کاغذ متوسط .... عہ/ ۸

فہرست مضامین فطرت الاسلام

شمس العلماء مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی

ایشیا مین اُمراء کا مشغلہ ہمیشہ چنگ و نے اور ساغر و مے رہا ہی لیکن چونکہ کوئی کوئی کلیہ استثناء سے خالی نہین ہی اسلئے خال خال ایسے نفوس بھی پائے جاتے ہین جو ظاہری دولتمندی کے ساتھ علم و فضل کی دولت سے بھی بہرہ ور ہین، انھی مستثنیات مین ہمارے معزز اور محترم دوست نواب سیّد محمد علی حسن خان خلف الرشید نواب امیر الملک صدیق الحسن خان مرحوم ہین۔

آجکل مُلک مین ضعیف الاعتقادی کی عام ہوا چل گئی ہی اور منتہی سے مبتدی تک کوئی اسکے اثر سے نہین بچا، ضرورت کے لحاظ سے ارباب نظر نے مختلف کتابین لکھین لیکن اُن کا طرز بیان ایسا تھا کہ مبتدی اور کم استعداد اس سے فائدہ نہین اُٹھا سکے، جناب

موصوف الصدر نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور فطرۃ الاسلام نام ایک کتاب لکھی جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہی کہ تمام مُہمات مسائل کو اس انداز سے سوال وجواب کے پیرایہ مین بیان کیا ہی کہ ایک معمولی سمجھ کا آدمی بخوبی سمجھ لے اور اُسکا دل مطمئن ہو جائے دلائل اُسی درجہ کے برہانی اور یقینی ہین صرف طرز بیان کا فرق ہی کہ مشکل سے مشکل مسئلہ آسان ہو جاتا ہے۔

ہمکو امید ہی کہ کتاب مقبول ہوگی اور نواب صاحب موصوف کو اس قسم کی اور تصنیفات کا حوصلہ دلائے گی۔

دستخط
شبلی نعمانی
۱۲- اپریل سنہ ۱۹۱۰ع

المدنیۃ فی الاسلام ۲	یہ کتاب اپنی انوکھی نوعیت اور جدتِ مضامین کے لحاظ سے پہلی تالیف ہی۔ اس سے قبل کوئی مستقل کتاب اس موضوع پر زبان اردو مین ایسی نہین لکھی گئی جسمین آیاتِ قرآنی اور احادیث سے تمام ساز و سامان دنیا اور دنیاوی ترقیونکو تفصیل وار زبردست دلیلون سے ثابت کیا گیا ہو اور تمام عام و خاص مسلمانونکو اسلامی احکام سے سیدھا راستہ شخصی اور قومی ترقی کا اس صفائی سے بتایا گیا ہو۔ عبارت سادہ سلیس اور عام فہم ہو اس کے مضامین کی ایک علیحدہ فہرست بھی چھپی ہو یہ کتاب ہنوز زیر طبع ہے۔
شریعت الاسلام ۳	یہ عربی کے ایک نایاب رسالہ درۃ العباسیہ کا اردو ترجمہ ہی جو مدارس مصر کے نصاب تعلیم مین داخل ہی جس کو محکمۂ نظارۃ المعارف مصر یعنی سررشتہ تعلیمات نے پسند کر کے شائع کرایا مبتدی طلبا کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۵/
تعلیم و تربیت ۴	یہ نواب صاحب کا ایک اعلیٰ درجہ کا لکچر ہی جو نواب صاحب نے اپنے عہدۂ آنریری ڈائرکٹری سررشتۂ تعلیمات ریاست بھوپال کے زمانے مین ایک خاص تعلیمی جلسہ کے موقع پر دیا۔ قیمت ... ۳/
البیان نمبر ۲ ۵	نواب صاحب کا یہ ایک فصیح و بلیغ لکچر ہی جو ندوۃ العلماء کے چوتھے سالانہ اجلاس مین ارشاد فرمایا تھا۔ قیمت ۲/